حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمی رحمہ اللہ

اسلام میں تعلیم کی اہمیت *

عزیز بچیو، محترم بہنو اور استانیو!

تعلیم کا مسئلہ بہت اہم مسئلہ ہے، دنیا کی کوئی قوم بغیر تعلیم کے ترقی نہیں کرسکتی۔ کسی قوم کی ترقی کا پہلا زینہ تعلیم ہے۔ اسلام میں سب سے پہلے پڑھنے ہی کی آیت نازل ہوئی فرمایا:

اِقْرَاءْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَق. (پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا) پھر آگے فرمایا:
اِقْرَاءْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَم (اور پڑھ تیرا رب بڑا کریم ہے، جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا) اسلام سے قبل کا زمانہ بداخلاقی، بداعمالی اور برائیوں سے بھرپور تھا۔ لیکن اس زمانہ کا نام بداخلاقی اور بدعملیوں کا زمانہ نہیں رکھا' بلکہ اس کا نام جہالت کا زمانہ رکھا۔ معلوم ہوا کہ ہر برائی کا سرچشمہ جہالت ہے اور اس کے مقابلہ میں اسلام کا بنیادی سرچشمہ تعلیم ہے۔

تعلیم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جتنا اہتمام کیا اور کسی چیز کے بارے میں نہیں کیا۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کے کھانے پینے اور پہننے کا انتظام نہیں کیا بلکہ اولاً تعلیم کا بندوبست کیا۔ جیسے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا. انہیں اشیاء کے نام سکھلا کر ملائکہ سے مقابلہ کرایا اور وہ کامیاب ہوئے تو خلافت سے بہرہ ور کیا اور خلافت کا تاج سر پر رکھا۔ اس کے بعد فرمایا: اُسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ تو رہنے سہنے کا انتظام بعد میں ہوا، پہلے تعلیم کا انتظام کیا۔ معلوم ہوا کہ علم اور تعلیم کا بہت درجہ ہے۔ بغیر تعلیم کے حیوان اور انسان میں فرق نہیں کیا جاسکتا اور پھر اسی پر اکتفا نہیں کہ باپ کو تعلیم دیتے اور بس کرتے بلکہ اولاد کو بھی تعلیم دی۔

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت پر دایاں ہاتھ مارا تو نیک اولاد نکلی اور بایاں ہاتھ مارا تو بری اولاد نکلی اور اس کے بعد تمام کو وادیٔ فاران میں جمع کر کے ان (روحوں) سے خطاب کیا اور فرمایا:
اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی. تو اس سے بھی مقصد تمام کو تعلیم دینا تھی۔ ربوبیت کے بارے میں' کہ میں تمہارا رب ہوں تو اس سے بھی تعلیم کا اہتمام معلوم ہوا۔ گویا دنیا ایک مدرسہ ہے اور تمام انسان اس کے طالب علم ہیں۔ اللہ تعالیٰ معلم ہیں اور انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے خصوصی شاگرد ہیں۔ تو دنیا کی پیدائش کا مقصد تعلیم ہے اور اس کے بعد عبادت ہے، حُسنِ معاشرت ہے۔

تعلیم کے سلسلہ میں ضرورت پڑتی ہے کہ طالب علم کے لیے وظیفہ ہو۔ تاکہ کھانا پینا اور رزق حاصل ہو تو اس کے لیے زمین اور دریا بنائے۔ مطالعہ کے لیے روشنی کی ضرورت ہوتی ہے تو چاند تارے اور سورج کو پیدا کیا۔ تو جب ہم اس

* جامعہ خیر المدارس ملتان کے شعبہ تعلیم النساء میں خواتین سے خطاب۔ ۵ محرم الحرام ۱۳۸۲ھ

دنیا سے قبر میں جائیں گے، اسی تعلیم سے متعلق سوال ہوگا۔ (مَنْ رَبُّکَ) اور اس کا امتحان ہوگا۔ یہ اوّل امتحان ہوگا اور بڑا امتحان میدانِ حشر میں ہوگا، کچھ کامیاب ہوں گے اور کچھ ناکام۔ کامیاب کو انعام دیئے جائیں گے اور ناکام کو سزا دی جائے گی اور اس امتحان میں تمام شریک ہوں گے۔ اس میں بوڑھے' جوان اور بچے کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ اگرچہ عالمِ ارواح میں تمام روحیں یکساں تھیں مگر آخر عمر کے اعتبار سے جو پیدائش کے بعد جلدی مرے گا تو وہ بچہ، اور جوانی میں مرے گا وہ جوان اور بڑھاپے میں مرے گا وہ بوڑھا۔ تو ان روحوں میں بھی جوان، بچے اور بوڑھے اس اعتبار سے تھے اس لیے تعلیم کا اتنا لحاظ رکھا گیا کہ جوان بچے اور عمر رسیدہ تمام سے امتحان ہوگا۔ تعلیم ایک بنیادی چیز ہے اور دنیا کے آباد کرنے کا مقصد یہی ہے۔

تعلیم کا سلسلہ عورتوں کے لیے بھی بہت ضروری ہے۔ اس لیے کہ ابتدائی تربیت یہیں سے شروع ہوتی ہے۔ قوم کی تعلیم کا دارومدار ماں کی تعلیم پر ہے۔ اگر وہ جاہل رہی تو قوم جاہل رہے گی الا ماشاء اللہ۔ جس کی فطرت سلیمہ ہو اگر وہ عالم ہوئی تو اولاد بھی عالم ہوگی۔ اگر والدہ کے قلب میں تعلیم کی نورانیت موجود ہو تو بچے بھی اس نورانیت سے فیض یاب ہوں گے اور ماں نورانیت سے خالی ہے تو بچے بھی ایسے ہی رہیں گے۔ اسی لیے جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس وقت سب سے پہلے اس کی تعلیم کا اہتمام کیا جاتا ہے کہ دائیں کان میں اذان دی جاتی ہے۔ جس میں توحید و رسالت اور عبادات کا ذکر ہے تو اذان سے اس کو اصول و فروغ عقائد و اعمال کی تعلیم دی جاتی ہے اور حی علی الفلاح میں اس کا انجام اور نتیجہ بھی بتا دیا جاتا ہے کہ فلاح اور کامیابی ہے' جو آخرت میں تمہیں میسر ہوگی۔ تو ان تمام باتوں سے معلوم ہوا کہ اسلام میں تعلیم کا کتنا بڑا مرتبہ اور درجہ ہے۔ اسی لیے اس پر زور دیا کہ **طلب العلم فریضۃ علٰی کل مسلم و مسلمۃ** (علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے) تاکہ علم حاصل کرنے کے بعد ہر مسلمان مرد اور عورت کو معلوم ہو جائے کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کے کیسے اخلاق ہونے چاہئیں۔ چھوٹوں پر شفقت، بڑوں سے ادب و احترام سے پیش آنا، رہنے سہنے اور حسنِ معاشرت کا طرزِ عمل معلوم ہو۔ اس لیے تعلیم واجب قرار دے دی گئی ہے۔ تمام پر' خواہ مرد ہو یا عورت۔ اس کے بعد دوسرے اعمال کی تعلیم دی جاتی ہے۔ جیسے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ '' جب سات سال کا بچہ ہو جائے تو اس کو عبادت کی طرف متوجہ کر دیا جائے۔''

تو حقیقت میں یہ مقصد عورتوں سے ہی حاصل ہوتا ہے کہ جب ماں تعلیم یافتہ ہوگی، بچے کو بھی تعلیم سے آشنا کرے گی جس سے اس کے اخلاق سدھر جائیں گے اور بالفرض ماں بچے کو تعلیم بھی دے مگر وہ ماں نیکوکار اور بااخلاق ہے تو اس کی نیکوکاری اور حسنِ اخلاق کی بدولت اولاد بھی دین دار بن جائے گی۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو قوم میری فرماں برداری کرتی ہے تو میں اس کی سات پشتوں تک اور سات نسلوں تک رحمت کی دعا کرتا ہوں اور اگر وہ فرماں برداری نہ کرے تو اس کی سات پشتوں تک لعنت بھیجتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ والدین کی نیکوکاری اور بدکاری کا کتنا بڑا اثر ہے جو سات پشتوں تک جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ والدین جیسے

ہوں ویسے ہی ان کے بچے بھی اثر قبول کرتے ہیں۔ اگر والدین عالم ہیں تو بچے میں بھی علم کا اثر موجود ہوگا۔ کہ وہ جائز و ناجائز کے مسائل پر گفت وشنید کرتا ہوگا۔ اگر دکاندار ہیں تو بچے میں بھی دکانداری کے اثرات حساب وغیرہ کچھ نہ کچھ موجود ہوں گے۔ اگر والدین کھیتی باڑی کرتے ہیں تو بچے میں بھی اس کا اثر موجود ہوگا۔ تو یہ اثر ہے ماں باپ کے ماحول کا بچے پر۔

اب سب سے پہلا حق انسان پر اپنے نفس کا ہے اور دوسرا حق اولاد کو پڑھانا کہ وہ صحیح راستہ پر چلے یعنی مخلوق کا ہے اور تیسرا حق معاشرے کا ہے اور یہ تینوں علم پر موقوف ہیں تو جتنا علم حاصل کریں گے خاندان علمی بنتا جائے گا اور ماحول خوشگوار ہوتا جائے گا۔

امیر عبدالرحمٰن خان والئ کابل کے والد امیر دوست محمد خان کا واقعہ ہے کہ اس کے ملک پر کسی نے چڑھائی کی۔ اس کی سرکوبی کے لیے اس نے ایک فوج اپنے ولی عہد شہزادے کے ہاتھ بھیجی۔ دو تین دن کے بعد اطلاع آئی کہ شہزادے کو شکست ہوئی اور وہ دوڑتا ہوا آرہا ہے اور دشمن اس کے پیچھے ہے۔ اس بادشاہ کو بہت صدمہ ہوا اور کئی غم سوار ہوئے۔ شکست کا غم، شہزادے کا غم، شہزادے کی کمزوری کا اور قوم کی ملامت کا۔ تو وہ اس غم کے اندر محو ہو کر گھر آیا اور بیگم صاحبہ سے تمام قصہ سنایا۔ بیگم نے کہا یہ سارا قصہ غلط ہے۔ امیر نے کہا سی آئی ڈی کی رپورٹ ہے وہ کیسے غلط ہوسکتی ہے مگر بیگم نہ مانی کہ شکست ہرگز نہیں ہوسکتی۔ تو بادشاہ گھر سے نکل آیا کہ یہ عورت ہے یہ مرغی کی ایک ٹانگ ہانکے گی۔ دوسرے دن اطلاع آئی کہ وہ خبر غلط ہے شہزادہ فتح پا کر واپس آرہا ہے، بادشاہ خوشی خوشی گھر گیا اور بیگم سے کہا واقعی تمہاری بات سچی رہی کہ شہزادہ کامیاب ہو کر آرہا ہے۔ اس پر بیگم نے شہزادے کی سلامتی اور فتح یابی پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا تھا کہ شکست نہیں کھا سکتا۔ کیا دلیل ہے تیرے پاس کہ میری پوری حکومت کو تو نے جھٹلایا۔ اس نے کہا کچھ نہیں صرف اللہ تعالیٰ نے میری لاج رکھ لی ہے، یہ میرا راز ہے میں اس کو فاش نہیں کرنا چاہتی۔ آخر اصرار کرنے پر بتایا کہ جب یہ شہزادہ میرے پیٹ میں آیا تو میں نے اس وقت سے عہد کر لیا تھا کہ میرے پیٹ میں مشتبہ لقمہ نہیں آنا چاہیے اس لیے کہ حلال غذا سے اچھی طبیعت اور اچھے اخلاق بنتے ہیں اور حرام غذا سے طبیعت فاسد ہوتی ہے اور اخلاق رذیلہ پیدا ہوتے ہیں۔ یہ شہزادہ نو مہینے تک میرے پیٹ میں رہا اور ایک لقمہ غذا کا میں نے ایسا نہیں کھلایا جو مشتبہ ہو۔ اس لیے اس کے اخلاق رذیلہ اور برے نہیں ہو سکتے۔ شہید ہونا یہ اچھا خلق ہے اور پشت پھیرنا اچھا خلق نہیں ہے، شہزادہ شہید تو ہوسکتا ہے اور کٹ کٹ کے مر سکتا ہے مگر پشت پھیر کے فرار نہیں ہوسکتا اور پھر اس پر بس نہیں کیا۔ بلکہ جب یہ شہزادہ پیدا ہوا تب بھی مشتبہ غذا استعمال نہیں کی تا کہ اس غذا سے دودھ بن کر اس کے اخلاق پر اثر انداز نہ ہو اور جب دودھ پلاتی تو وضو کر کے اور دو رکعت نفل ادا کر کے پلاتی اس لیے ان چیزوں سے شہزادے کے اخلاق بہت بلند ہونے چاہئیں۔ اس لیے میں نے تمہاری ساری فوج اور حکومت کی بات کو جھٹلایا مگر اپنے قول سے باز نہ آئی۔

جب امیر دوست محمد کی بیگم اتنی متقی بن سکتی ہے جبکہ آرام وعیش کے تمام اسباب موجود ہیں۔ تخت پر بیٹھ کر متقی بن سکتی ہے تو ہماری آج کل کی بہنیں جھونپڑیوں میں رہ کر کیوں کامل نہیں ہوسکتی ہیں جو رکاوٹیں ان کو تھیں وہ تمہیں نہیں۔

بعض لوگ حیلہ باز ہوتے ہیں اور ہر کام اور ہر بات میں حیلہ تلاش کرتے ہیں مگر حیلوں سے کچھ نہیں بنے گا اور یہی حیلہ کرنے والے قیامت کے دن بھی حیلہ سازی کریں گے اور کہیں گے کہ ہمیں وقت نہیں ملا اس لیے اطاعت نہیں کی‘ بلکہ دولت میں مشغول رہے اور اس سے فرصت نہیں ملی‘ تو اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت سلیمان اور حضرت یوسف علیہم السلام کو پیش کریں گے کہ باوجود اتنی دنیا اور دولت کے اللہ کے مقبول بندے اور نبی ہیں۔ ایسے حضرات صحابہ کرام جیسے مردان باہمت تھے ان کی عورتیں بھی ایسی تھیں اور ایسے ہی ازواج مطہرات بھی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں میری وحی کا آدھا علم تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور آدھا علم صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سیکھو۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بہت بڑے بڑے درجہ کے تابعین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ شاگرد رہے ہیں۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وحی کا آدھا علم سیکھ سکتی ہیں تو آج کل کی بہنیں‘ ابتدائی حالاتِ اسلام اور معاملات کا علم بھی حاصل نہیں کرسکتیں؟

امام ابوجعفر طحاویؒ کی حدیث کی کتاب کی املا اس کی لڑکی نے لکھی تھی آج تمام امت پر اس کا احسان ہے۔

حضرت رابعہ بصریؒ بڑے صوفیا میں سے گزری ہیں۔ فقہ کی کتاب ”بدائع الصنائع کی وجہ تصنیف یہ ہوئی کہ ایک بہت بڑے محدث کی لڑکی بڑی عالمہ اور محدثہ تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ بہت حسین وجمیل بھی تھی۔ بڑے بڑے علماء کے پیغامِ نکاح کے لیے آئے اور ایسے ہی سلاطین وغیرہ سے بھی۔ مگر تمام سے لڑکی کا علم زیادہ تھا اس لیے پیغام قبول نہیں ہوتا تھا۔ اس لڑکی نے یہ شرط مقرر کی کہ تمام علماء فقہ میں کتابیں تصنیف کریں‘ جس کی کتاب مجھے پسند ہوگی میں اس سے نکاح کرلوں گی۔ اس پر ہزاروں کتابوں کی تصنیف ہوئی تو اسے ”بدائع الصنائع“ پسند آئی اور اسی سے اس نے نکاح کرلیا۔[1]

آج کل اگر ہماری بہنیں کمال اور مہارت حاصل نہ کرسکیں تو کم از کم حقوق کی ادائیگی کا علم تو حاصل کرلیں کہ خاوند کے یہ حقوق ہیں اور بچوں کے یہ حقوق اور ہمسایوں کے یہ حقوق ہیں۔

وقائع میں لکھا ہوا ہے کہ سلجوقی کے عہد میں مدرسہ نظامیہ بنایا گیا۔ شیخ تقی الدین ابن دقیق العید اس مدرسہ کے صدر مدرس تھے۔ کچھ عرصہ بعد مدیر کو معلوم ہوا کہ پڑھنے والوں کی نیتیں فاسد ہیں تو ارادہ کیا کہ مدرسہ کو ختم کردوں مگر خیال آیا کہ ایک دفعہ دیکھ لوں کہ واقعی سب کی نیتیں فاسد ہیں یا نہیں۔ چنانچہ ایک رات نظام الملک خود آیا اور ایک ایک طالب علم سے سوال کرتا رہا کہ تم کس لیے پڑھ رہے ہو؟ کوئی جواب دیتا کہ میرا والد بادشاہ کا قاضی ہے میں اس لیے پڑھ رہا ہوں کہ میں بھی قاضی بن جاؤں۔ کوئی کہتا کہ میرا والد بہت معروف اور مشہور عالم ہے اطراف میں اسکی شہرت کا ڈنکا بج چکا ہے تو میں اس لیے پڑھ رہا ہوں کہ میری بھی شہرت ہوجائے وغیر ذالک۔

نظام الملک نے دیکھا کہ تمام طلباء کی نیتیں فاسد ہیں تو تہیہ کرلیا کہ مدرسہ کو بند کردیا جائے۔ میرے لاکھوں

[1] ۔ بہت سے فتوے اس کی بیوی کے دستخطوں سے شائع ہوا کرتے تھے۔

روپے ضائع ہو رہے ہیں، صحیح نیت سے کوئی نہیں پڑھتا کہ ثواب حاصل ہو جائے۔ اس فیصلہ پر پہنچ چکا تھا کہ اس کی نظر ایک طالب علم پر پڑی جو مطالعہ میں مستغرق تھا۔ نظام الملک اس کے پاس گیا۔ مگر اس طالب علم نے کتاب سے ایک لمحہ کے لیے نگاہ نہ اٹھائی پوچھا تم تو بڑے مستغنی ہو؟ ’’کہا میرا مقصد کتاب کا مطالعہ کرنا ہے چہروں کا مطالعہ کرنا نہیں‘‘ نظام الملک نے پوچھا۔ تمہارا ایک منٹ کے لیے حرج تو ہوگا لیکن یہ بتاؤ آپ کا اس پڑھنے سے کیا مقصد ہے؟ تو اس نے کہا ’’میں نے ماں باپ سے سنا ہے ہمارا ایک رب ہے۔ جس نے ہمیں زندگی عطا کی ہے تو وہ ایک محسن ہے اور اس کے حقوق مجھے معلوم نہیں، تو میں محسن کے حقوق جاننے کے لیے تعلیم حاصل کر رہا ہوں‘‘۔ نظام الملک نے کہا میرا تو ارادہ اس مدرسہ کو توڑنے اور بند کرنے کا تھا لیکن جب تک تم اس میں پڑھتے رہو گے تمہاری وجہ سے مدرسہ جاری رہے گا۔ یہ طالب علم غزالی تھے چنانچہ نظام الملک نے اس مدرسہ کو باقی رکھا۔

معلوم ہوا اصلی مقصد علم سے حقوق کی ادائیگی ہے اور ہم میں سے کون ہے جس پر حقوق نہیں ہیں۔ بلکہ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا تمام پر حقوق ہیں تو ان حقوق کے بتانے کے لیے تعلیم سکھائی جاتی ہے۔ تعلیم ایک فطری چیز ہے کہ فطرۃً محسن کا حق ادا کرنا چاہیے اور عقلی بھی ہے تو جو جاہل ہوگا وہ اپنے محسن کو نہیں پہچان سکے گا اور اس کے حقوق سے بھی واقف نہیں ہوگا اور اس کی ادائیگی سے بھی قاصر رہے گا۔ عقل اور فطرت کے خلاف چلنے والے کا انجام سمجھ لیں کیا ہوتا ہے؟

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

25 اکتوبر 2007ء
جمعرات بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان

الداعی　سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان　061-4511961

علماء حق کا ترجمان
المیزان
ناشران و تاجرانِ کتب

دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور
اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ

دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس
کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور　042-7122981-7212762